कुल पृष्ठ संख्या–32 (कवर पेज सहित)

क्रम संख्या....

माध्यमिक शिक्षा बोर्ड, राजस्थान, अजमेर

उच्च माध्यमिक परीक्षा

(परीक्षार्थी द्वारा स्वयं भरा जाना चाहिये)

Candidate's Roll No. In English

(In Figures) [ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ]

(In Words) ----------

परीक्षार्थी का नामांक हिन्दी में

शब्दों में - ----------

नोट :– परीक्षार्थी उपरोक्त के अतिरिक्त उत्तर पुस्तिका के अन्य किसी भी भाग में अपना नामांक नहीं लिखें।

माध्यम – हिन्दी [X] अंग्रेजी [X]

विषय ..URDU..

परीक्षा का दिन ..गुरुवार..

दिनांक ..25-06-20..

नोट :– परीक्षार्थी के लिए आवश्यक निदश इस पृष्ठ के पिछले भाग पर उल्लेखित हैं। जिन्हें सावधानी पूर्वक पढ़ लें व पालना अवश्य करें।

परीक्षक हेतु निर्देश :– (1) परीक्षक को उपरोक्त सारणी अनुसार प्राप्तांक भरना अनिवार्य हैं, अन्यथा नियमानुसार दंडित किया जायेगा।

(2) परीक्षक उत्तर पुस्तिका के अन्दर के पृष्ठों के बायीं ओर निर्धारित कॉलम में लाल इंक से अंक प्रदत्त करें।

(3) कुल योग भिन्न में प्राप्त होने पर उसे पूर्णांक में ही परिवर्तित कर अंकित करें (उदारणार्थ : 15 ¼ को 16, 17 ½ को 18, 19 ¾ को 20)

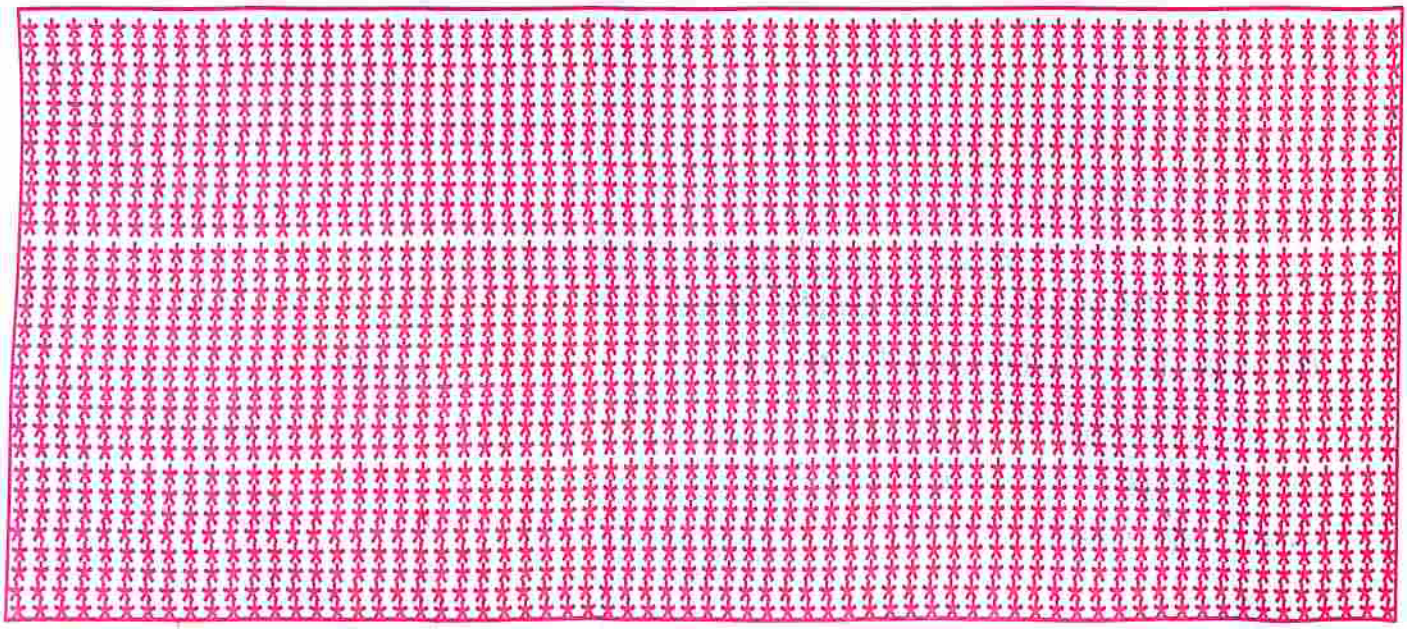
प्रश्नवार प्राप्तांकों की सारणी (परीक्षक के उपयोग हेतु)

प्रश्नों की क्रम संख्या	प्राप्तांक	प्रश्नों की क्रम संख्या	प्राप्तांक
1		19	
2		20	
3		21	
4		22	
5		23	
6		24	
7		25	
8		26	
9		27	
10		28	
11		29	
12		30	
13		31	
14		योग	
15		प्राप्त अंकों का कुल योग (Round off)	
16		अंकों में	शब्दों में
17			
18			

परीक्षक के हस्ताक्षर

[ ][ ][ ][ ][ ]

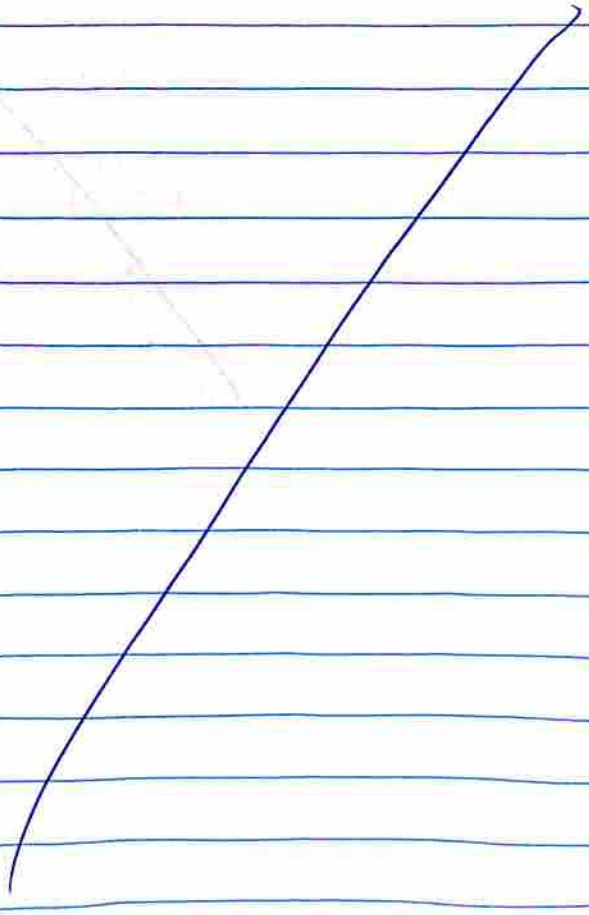
प्रमाणित किया जाता है कि इस उत्तर पुस्तिका के निर्माण में 58 जी.एस.एम. क्रीमवोव कागज ही उपयोग में लिया गया है। 167/2020



परीक्षार्थियों के लिए आवश्यक निर्देश

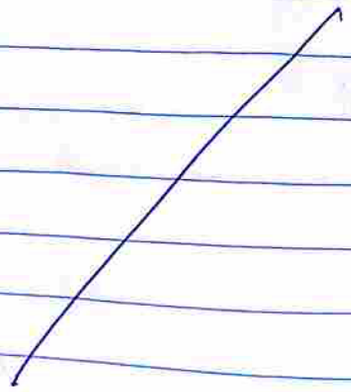
1. समस्त प्रश्नों का हल निर्धारित शब्द सीमा में इसी उत्तर पुस्तिका में करना है। विशेष परिस्थिति में अतिरिक्त उत्तर पुस्तिका पृथक से उत्तर पुस्तिका भरी हुई होने पर पर्यवेक्षक एवं वीक्षक की अनुशंषा पर ही उपलब्ध कराई जायेगी।
2. प्रश्न–पत्र पर निर्धारित स्थान पर अपना नामांक लिखें।
3. प्रश्न–पत्र हल करने के पश्चात् जिस पृष्ठ पर हल समाप्त होता है, उस पर अन्त में "समाप्त" लिखकर अन्त के सभी रिक्त पृष्ठों को तिरछी लाईन से काटें।
4. निम्न बातों का विशेष ध्यान रखें अन्यथा अनुचित साधनों की रोकथाम अधिनियम के तहत कार्यवाही की जा सकेगी।
   (i) उत्तर पुस्तिका के ऊपर/अन्दर तथा प्रश्नोत्तर के किसी भी भाग में चाही गई सूचना के अलावा अपना नामांक, नाम, पता, फोन नम्बर अथवा पहचान की कोई अन्य प्रकार की सूचना आदि अंकित नहीं करें अन्यथा "अनुचित साधनों के प्रयोग" के अन्तर्गत कार्यवाही की जावेगी।
   (ii) उत्तर पुस्तिका के पृष्ठों को फाड़ें नहीं। उत्तर–पुस्तिका के मुख पृष्ठ पर अंकित संख्या के अनुसार पृष्ठ पूरे होने चाहिये। परीक्षार्थी उत्तरपुस्तिका प्राप्त करते ही पृष्ठ संख्या की जांच कर लें यदि पृष्ठ कम/अधिक या क्रम में नहीं हैं तो वीक्षक से तुरन्त बदलवा लें।
   (iii) परीक्षा केन्द्रों पर पुस्तक, लेख, कागज, केलक्यूलेटर, मोबाईल, पेजर आदि किसी भी प्रकार का इलेक्ट्रोनिक उपकरण तथा किसी भी प्रकार का हथियार आदि ले जाना निषेध हैं।
   (iv) वस्त्र, स्केल, ज्योमेट्री बॉक्स पर कुछ न लिखकर लावें। टेबुल के आस–पास कोई अवैध सामग्री नहीं होनी चाहिये, इसकी जांच कर लें।
   (v) अपनी उत्तर पुस्तिका/ग्राफ/मानचित्र आदि परीक्षा भवन से बाहर ले जाना दण्डनीय अपराध है, अतः परीक्षा समाप्ति पर उत्तर पुस्तिका वीक्षक को बिना सौंपे परीक्षा कक्ष नहीं छोड़ें।
5. उत्तरों को क्रमानुसार एक ही स्थान पर लिखें। प्रश्न क्रमांक भी सही अंकित करें, अन्यथा दण्ड स्वरूप परीक्षक को 1 अंक कम करने का अधिकार है। बीच में उत्तर पुस्तिका के पृष्ठ रिक्त न छोड़ें। गणित विषय के लिए रफ कार्य उत्तर पुस्तिका के अंतिम पृष्ठों पर करें तथा तिरछी रेखा से काटें।
6. जहाँ तक हो सके प्रश्न के सभी भाग के उत्तर, उत्तर पुस्तिका में एक ही स्थान पर अंकित करें।
7. भाषा विषयों को छोड़कर शेष सभी विषयों के प्रश्न–पत्र हिन्दी–अंग्रेजी दोनों भाषा में मुद्रित है। किसी भी प्रकार की त्रुटि/अन्तर/विरोधाभास होने पर हिन्दी भाषा के प्रश्न को ही सही माना जाये।

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर



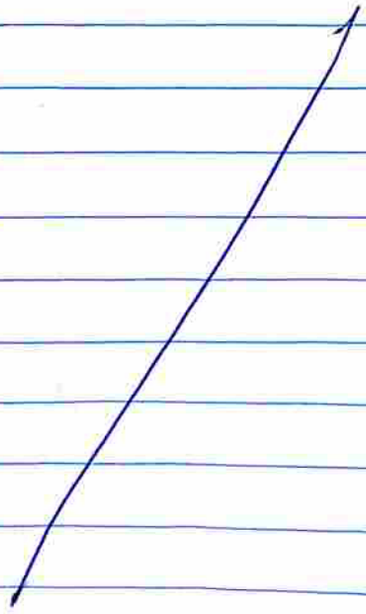
BSER-167/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर



BMER 16/7/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर



ISFR-16/7/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-167/2020

समाप्त

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

اس کے بغیر ہم کا آدھا ہوتا۔ اس لیے ہر دفتر میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس سے نئی نئی ترقی ہوتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ہم زباں میں موجود ہے۔ اس کے ذریعہ ہم ایک جگہ پر بیٹھ کر پورے عالم کے جانکاری حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے فائدے کے ساتھ ساتھ نقصان بھی بڑے بڑے ہے۔ اس کے وجہ سے طالب علم اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہے۔ اور اس میں آنے والی فلموں، ویڈیو گیموں، ناٹکوں کی وجہ سے بچوں و نوجوانوں پر برا اثر ہوتا ہے۔ اس میں چوری، مار کاٹ، جھگڑا، منٹی آدی سمگلنگ سے جنگی پر برا اثر ہوتا ہے۔

80/80

BSER-167/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर
	28	

"کمپیوٹر کی اہمیت"

آج کے زمانے میں ہر چیز نئی نئی ملتی ہے۔ آج کا دور سائنس کا دور ہے۔ سائنس کے علم و فنون میں نئی نئی چیزیں ایجاد ہو رہی ہے۔ ان میں سے کمپیوٹر ایک ہے۔ ایک بڑی عقل والے انسان نے اس کو بنایا تھا۔ جس کام کو انسان بڑی محنت اور بڑے مزدن سے آسانی سے نہیں کر سکتا اس کام کمپیوٹر چند سیکنڈ میں پورا کر سکتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اگر کمپیوٹر کی ایجاد ایجاد نہیں ہوتی ہوتی تو یہ زمانہ پانچ ہزار سال پیچھے رہتا۔ اس کا استعمال ہر کام میں ہو رہا ہے۔ جیسے تعلیم، سوداگری سیاست، آدی۔ آج کے ہر دفتروں میں یہ موجود ہے۔

ISER-167/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

- مرزا علی لطف :- گلشنِ ہند جو فارسی قصہ گلزارِ ابراہیم کا اردو ترجمہ ہے۔

- مرزا کاظم علی جوان نے کاؤ داس کے رھگیان سکنتلا کو اردو میں "سکونتلا" نام سے لکھا ہے۔

- نہال چند لاہوری :- لاہوری نے فارسی قصہ گل بکاؤلی کا ترجمہ اردو میں مجمعِ عبیق کے نام سے کیا ہے۔ پنڈت دیا شنکر نسیم نے اس کی شہرت کو دیکھ کر گلزارِ نسیم کہا ہے۔

اس طرح اردو ادب کے ارتقاء میں فورٹ ولیم کالج کی اہم ادبی خدمات ہے۔

BSER-167/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

فورٹ ولیم کالج تک پہنچنے میں بہادر علی حسینی کے ذریعہ ہوئی تھی۔ میر نے فارسی قصہ "چہار درویش" کا ترجمہ اردو میں "باغ و بہار" کے نام سے کیا جو ہندوستان میں مشہور ہوا۔

• حیدر بخش حیدری۔ اس کالج میں حیدر سب سے زیادہ کتابیں لکھی تھیں۔ ان کی اہم تصانیف میں "طوطا کی کہانی" "بیتال مچھیسی کی کہانی" "آرائشِ محفل" رانی کیتکی کی کہانی اہم ہے۔

• میر بہادر علی حسینی: فورٹ ولیم کالج میں سب سے پہلے وابستہ ہونے والے میر تھے۔ ان ہی نے میر حسن کی مثنوی سحر البیان کو نثر میں "نثرِ بے نظیر" کے نام سے لکھا

ع۔

शिक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

فورٹ ولیم کالج کے اہم مصنفین میں جان گل کرسٹ،
میر امّن، حیدر بخش حیدری، میر بہادر علی حسینی،
مرزا علی لطف، کاظم علی جواں، نہال چند لاہوری

جان گلکرسٹ :- یہ ایک انگریز ادیب تھے۔ یہ اردو
کے بڑے حمایتی اور خیر خواہ تھے۔ ان کی اہم تصانیف میں
اردو صرف و نحو، ہندی انگریزی لغت، آتی ہے۔

میر امّن :- میر امن دہلی کے رہنے والے تھے۔ ان کی

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

غالب کا انتقال ~~1869~~ 1869ء میں ہوا تھا۔ غالب نے کئی خطابھی لکھے تھے لیکن شہرت غزل گوئی میں ملی تھی۔

غالب کے اہم خطوط۔

• عودِ ہندی • اردوئے معلّی۔ • خطوطِ غالب

غالب کی شاعری میں زبان سادہ سلیس و رواں دواں ہے۔ غالب نے بھاری الفاظ سے پرہیز کیا ہے۔ اور عام بول چال کی زبان میں شاعری کی ہے۔

فورٹ ولیم کالج کا قیام انگریزوں نے ۱۸۰۰ء میں کلکتہ میں کیا تھا۔ اس میں انگریزی ادیب ایٹ گرلین کو اردو شعبے کا صدر بنایا گیا تھا۔

جان گلکرسٹا

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

والدہ کا نام عزت نساء بیگم تھا۔ مرزا نوشہ ان کا لقب تھا غالب تخلص اختیار کرتے تھے۔ "نجم الدولا" "دبیر الملک" نظام جنگ ان کے خطابات تھے۔ غالب کے بچپن میں ہی والد کا انتقال ہو گیا تھا تو ان کی پرورش چچا نصر اللہ بیگ نے کی تھی۔ مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے عمدہ تعلیم حاصل نہیں کر سکے لیکن پھر تعلیم حاصل کی۔ چچا کے انتقال کے بعد ان کی جاگیر سے ماہانہ ۱۱ روپیہ ملتے تھے۔ پھر وہ بھی بند ہو گئے۔ ۱۸۵۷ کے غدر میں غالب کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر بہادر شاہ ظفر کے دربار میں رہے۔ وہاں ان کو کئی خطابات ملے تھے۔ وہاں سے سو روپیہ ماہانہ پنشن مقرر کی گئی۔ اس پر کار غالب کی پوری دولت کی کمی میں گزری۔

IISER-16/7/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

بھی بھاگ لیا تھا۔ کانگریس کے دو بار صدر
بنے تھے۔ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر آعظم بنے تھے۔
ان کو چاچا نہرو بھی کہا جاتا تھا۔ ان کی یوم
یوم ولادت کو قومی طور پر تعلیمی دن کے طور پر
منایا جاتا ہے۔ آپ نے مضمون نگاری میں مہارت حاصل
حاصل کی تھی۔ آپ سادہ سلیس، اور با محاورہ
مضمون لکھتے تھے۔ آپ کے مضمون اصلاحی، سماج کے عیب
کو دور کرنے و سبق آموز تھے۔ آزاد کا انتقال
1958ء کو ہوا تھا۔

★ مرزا غالب ★ 26.

مرزا غالب کی پیدائش ۲۷ دسمبر 1797ء کو آگرہ میں
ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ بیگ و

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

☆ مولانا ابوالکلام آزاد ☆ 25

مولانا ابوالکلام آزاد کی پیدائش ۱۱ نومبر ۱۸۸۸ء کو مکہ معظمہ میں ہوئی تھی۔ آپ کا تاریخی نام فیروز بخت تھا۔ آپ کے والد کا نام خیرالدین تھا۔ یہ بنگال کے رہنے والے تھے۔ جب ۱۸۵۷ء کا غدر ہوا یہ مکہ معظمہ چلے گئے وہی ایک عالم کے بیٹی سے شادی ہوئی جب آزاد دو سال کے تھے تب یہ واپس کلکتہ آگئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر و مکتب میں ہوئی۔ انہیں ابتداء سے ہی صحافت کا شوق تھا۔ آزاد نے ۱۲ سال کی عمر میں "المصباح" رسالہ جاری کیا۔ ۱۹۰۳ میں رسالہ "لسان صدیق" جاری کیا۔ ۱۶ سال کی عمر میں رسالہ "نیرنگ خیال" جاری کیا۔ آزاد نے ہندوستان کی پہلی تحریک جنگ میں حصہ لیا۔ کئی بار جیل بھی گئے تھے۔ آپ نے خلافت تحریک

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

بیان کرے تو اس شعر کو تشبیہ کہتے ہے۔

مثال - ترا چہرا سہاب پھولوں کا

بلکہ یہ ہے جواب پھولوں کا

اس شعر میں چہرا مشبہ ہے اور پھول مشبہ بہ ہے۔

BSUK-167/2020

24. حُسنِ تعلیل :- جب کسی شعر میں شاعر کی بات کی اصلیت نہ بتا کر کچھ اور ہی کہے تو ایسے شعر کو حُسنِ تعلیل کہتے ہے

مثال - اب تو سورج بھی کیا رات میں نکلا

کیا اجالا ہے اندھیرے میں بھی۔

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

غزل کا ہر شعر مقفّٰی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شاعر اپنی بات کو شعر میں مقفّٰی نہیں کر سکتا ہے تو وہ دوسرے شعر کا سہارا لیتا ہے۔ ایسے اشعار خطِ بند شعر کہلاتے ہے۔ غزل کے سب سے عمدہ شعر کو بیت الغزل کہتے۔ غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ غزل میں اشعار کی کوئی قید نہیں ہے کہ ~~کے~~ پانچ اشعار ہونے چاہیے غزل کی سب سے بڑی خوبی ایہام و اختصار ہے۔ اردو میں غزل گوئی کی ابتداء امیر خسرو سے مانی جاتی ہے۔ غزل کے سب سے بڑے شاعر قلی قطب شاہ تھے۔ اس دور میں غزل کے سرخیل شاعر میر درد رہے تھے۔

تشبیہ - اگر کسی شعر میں شاعر کسی ایک چیز کو اس سے مناسبت رکھنے والی دوسری چیز سے مثال دے کر

23

HSEM-167/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

یہ فارسی کے اثر سے آئی ہے۔ غزل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عورتوں سے محبت کرنا یہ عورتوں سے حسن و جمال کی باتیں کرنا ہوتا ہے لیکن کبھی بھی اپنے اس معنے میں قید نہیں رہی ہے۔ شعراء نے اس میں سماجی، سیاسی، معاشی مسئلہ کو شامل کیا ہے۔

غزل کی ہیئت۔

مطلع، ردیف، قافیہ، بحر، مقطع

غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ جس میں شاعر اپنا تخلص بیان کرتا ہے۔ جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف اور قافیہ پایا جاتا ہے۔ اس میں ردیف اور قافیہ ۲ پایا جانا ضروری ہے۔ اگر مطلع کے بعد بھی دونوں مصرعوں میں ردیف اور قافیہ پایا جاتا ہے تو ایسے شعر کو حسن مطلع شعر کہتے ہے۔

BSER 167/2020

परीक्षक द्वारा दत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

آئیے ہے انہیں ترتیب کے ساتھ تحریر کرنے کو انشا پردازی
ڈاکٹر وزیر آغا نے اس کی تعارف اس طرح دی ہے۔
انشائیہ کا خالق اس شخص کی طرح ہوتا ہے۔
جو دفتر کی چھٹی کی بعد اپنے گھر جاتا ہے۔
اور ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہن کر آرام دہ
کرسی پر حقہ کی نے ہاتھ میں لیکر بیٹھ جاتا ہے
اور اپنے احباب سے گفتگو کرنے لگتا ہے۔

اردو میں انشا پردازی کا آغاز محمد حسین آزاد سے
مانا جاتا ہے۔

22. غزل اردو ادب کی بھی ایک مشہور صنف ہے۔
غزل کی پیدائش عربی قصیدے سے ہوئی۔ اردو میں

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSER-167/2020

1

ے یہ مضمون لفظ کا استعمال سر سید احمد خاں نے کیا تھا

ڈاکٹر نقاد نظیر صدیقی نے اس کی تعارف اس طرح دی ہے۔

ایسے (Essay) اوسط لمبائی کا

ایک ایسا مضمون ہوتا ہے جو عموماً نثر

میں ہوتا ہے۔ اس میں اُس خاص موضوع

مسلسل اور سرسری انداز میں بحس کی جاتی

ہے جو لکھنے والے کو متاثر کرے۔

اردو میں پہلے مضمون نگار سر سید احمد خاں ہے۔

★ انشا پردازی۔

اس کی تعارف جانسن نے اس طرح دی ہے۔

انشا پردازی ذہن کی ایک ترکیب ہے۔

یعنی انسان کے ذہن میں کسی خاص موضوع پہ خیالات

परीक्षक द्वारा दत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

گوجتکار کے بنائی ہوئی اور سوتے ہوئے لوگوں کو
موت کا پیغام دیتی ہوئی آرہی ہے۔

21 مضمون و انشا پردازی نگاری اردو کی جدید صنف ہے جو
اردو میں مغربی ادب سے آئی ہے۔ بعد اصناف کی طرح
اس کی بھی جنت مقرر ہے۔ یہ زمانے زمانے کے تقاضوں
کے سبب وجود میں آئی ہے۔ بعض ادیب ان دونوں
کو الگ الگ صنف مانتے اور کئی ادیب مانتے ہے کہ دونوں ایک
زمرے میں آتی ہے۔ ان کو ہم ان کی تعارف سے جانتے ہے۔

★ مضمون نگاری :-
کسی عنوان پر اپنے خیالات کو
ترتیب کے ساتھ تحریر کر دینے کو مضمون کہتے ہے۔
ایسے انگریزی میں Essay کہتے ہے۔ اردو میں Essay لفظ

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

چیز بن رہا ہے۔ اس کی ترقی کی رفتار اتنی تیز
ہے کہ کل کی چیز آج پرانی لگتی ہے۔ یہ از زمانہ
بھی ارسطو اور افلاطون اپنے علم پر فخر کیا کرتے تھے،
وہ آج ماضی بن کر رہ گئے گئے ہے۔ انسان نے
اپنی عقل و فکر سے زمین، آسمان، سمندر، دیگستان،
جنگل پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس ترقی کے آگے کل کے
بڑے بڑے علم ماموی لگتے ہے۔ پہلے جو چیزیں بادشاہوں
کو نہیں ملتی تھی وہ آج کوڑیوں کے بھاؤ بکتی ہے۔
پہلے زمانے میں لوگوں سے سنتے تھے کی جب مغرب سے
سورج نکلیگا تب قیامت آئے گی۔ اب مغرب سے نئی نئی
روشنی آرہی شاید قیامت آنے والی ہے۔ اس ترقی سے
کل کی بڑی بڑی تباہیاں ناموں نشان پوچھی جارہی ہے
اور نئے نئے شہر بنتے جا رہے ہے۔ یہ ترقی پوشیاروں

BSIR-167/2020

परीक्षक द्वारा दत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

اس سے بوڑی بہت غم گین ہوا۔ آخر میں بوڑی
نے اپنے پہرو والوں کو یہ وصیت دی کہ کبھی بھی اپنے
کھیت میں بجوکا نہ لگانہ۔ اپنی فصل کی حفاظت خود
کرنا اور مجھے مرنے کے بعد بجوکا کی جگہ لگا دینا۔

اس سبق سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ خود کا کام
خود کرنا چاہیے۔ کیونکہ دوسروں پہ بھروسہ کرنے سے
بے جان چیزوں میں بھی جان آجاتی ہے۔ اور اپنا حصہ
لینی ہے۔

20. "جدید نثر قیاس" نظ الطاف حسین حالی کی سبق آموز نظم ہے۔
اس میں حالی نے انسانی نثر قیاس کو بہت زوردار انداز
میں بیان کیا ہے۔ حالی فرماتا ہے کہ کل جس آدمی کو
مامولی مانا جاتا تھا وہ نئی نئی ترقی کر رہا ہے نئی نئی

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

BSEB-167/2020

پریم چند کی ناول گودان کا کردار ہے۔ ہوری ایک بوڑھا کسان ہے۔ اس کے دو بیٹے ہے جو مر چکے ہے۔ ایک پولیس کے ماملوں میں اور دوسرا ڈوب کر۔ ہوری کے پانچ بچے پونیا و دو بیوی تھی۔ ان سب کی پرورش کی ذمہ داری ہوری کی تھی۔ ہوری نے ان کی پرورش کے لیے کھیت میں فصل بوئی۔ اور اس جانوروں سے حفاظت کے لیے بجوکا لگایا۔ جیسے ہی فصل پک کر تیار ہوتی تو ہوری بہت خوش ہوا اور اپنے بیوی و بچوں کے ساتھ کھیت میں جانے لگا۔ تب ہی بجوکا نے اپنی فصل کاٹنا کی یہ دیکھ کر ہوری کو بہت غصہ آیا اس نے بجوکا کو بہت بلا کہا۔ بجوکا نے ہوری کے بیٹے میں فیصلہ دیا۔

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

تشریح :- اس بند میں اقبال سورج اور اس کرنوں کے بیچ ہونے والی بات چیت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ سورج اپنی کرنوں سے کہتا ہے کہ دنیا ایک عجب جگہ ہے۔ جہاں تمہیں کبھی آرام نہیں حاصل ہوگا۔ یہاں کبھی صبح کبھی شام ہوتی ہے۔ اور تم حد سے زیادہ آوارہ رہتی ہو اس لیے تمہیں فضا میں اور آگے بڑھتی ہی جانی ہے۔ تم کو کہیں پر بھی چمکنے میں راحت نہیں ملے گی۔ جاؤ اپنے کام کے ذرے ہو یہ ہوا کے جھونکے۔ کہیں پر بھی آرام نہیں۔ تم میری گود میں واپس آجاؤ

19.

★ بچوں کا ★

بچوں کا سربند بیرکاش کا سبق آموز و دردناک افسانہ ہے اس میں اہم کردار بیری کا ہے۔ اصل میں بیری

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

دیا۔ ایسے ہی حالت میں چالیس دن پورے ہوئے تو
پہلے میں بڑے بزرگ، گاؤں والے اور رشتہ دار آئے اور
فاتحہ سے فارغ ہونے کے بعد سب نے اس فقیر کو باپ
کی پگڑی بندھوائی اور کہا کہ دنیا میں سب کے
ماں باپ مرنے آتے ہیں اور سب کو ایک روز مرنا ہے۔
اب بس صبر کرو اور اللہ اپنے گھر کے کام سنوارو گی
کو سنبھالوں کیونکہ اب باپ کی جگہ تم سردار ہوتے ہو۔
اور ان لوگوں نے اس کو باپ کا جانشین بنایا۔

18 سورج نے دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والہ میں آرام
سیاق و سباق۔ یہ بند ہمارے درسی کتاب "گنجینہ ادب"
کی "شعاعِ امید" نظم سے ماخوذ ہے۔ جس کے شاعر
علامہ اقبال ہے۔

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर
	12.	غالب نے محمد ابراہیم خاں بہادر، میر بہادر علی، اور حسین علی کی غزلیں ایک جگہ دھری تھی۔
	17.	☆ سیاق و سباق :- یہ اقتباس ہماری کتاب آئینہ ادب میں سے "میر بہلے دوویش" سے ماخوذ ہے۔ جس جس کو میر امّن نے لکھا ہے۔
		تشریح - اس میں میر امّن پہلے دورویش کی حالات کو ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے ایک ہی سال میں والدین کے اس دنیا سے چلے جانے کی وجہ سے اس کو بہت ہی رنج ہوا۔ جسے بیان بھی نہیں کر سکتے۔ وہ اچانک ہی بیٹھے ہو گیا۔ اس کے سر پر کوئی بڑا بزرگ بھی نہ رہا۔ اس اچانک آئی مصیبت کی وجہ سے وہ رات دن رویا کرتا تھا۔ اس نے کھانا پینا سب چھوڑ

DSER 16/7/2020

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर
	14.	"قیامت کا انتظار" سے داغ دہلوی کی مراد یہ ہے کہ بیحد انتظار کرنا۔ یعنی داغ اس میں اپنے محبوب سے ملاقات اور انتظار کی بات کرتے ہے۔
	15.	سودا نے اپنا تخلص سودا رکھا تھا کیونکہ سودا کے والد بہت بڑے سوداگر تھے۔ اس لیے سودا نے مرزا محمد رفیع سودا تخلص رکھا تھا۔
	16	حالی نے غالب کا مرتبہ کیا تھا۔ حالی غالب کے شاگرد تھے۔
	3	فیصل آباد (پوچ)

क द्वारा त अक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर
	9.	خمیر
	10.	فاضل اجمیری کے مطابق اجمیر کے جھالرے کا پانی آبِ بقا ہے۔
	11.	اکبر ایک مغل بادشاہ تھا جو بہت ہی بہادر تھا۔ لیکن وہ راجپوتوں خود سپاہی رکھوپت کو اپنی فوجی طاقت سے نہ جیت سکا بلکہ اکبر نے اپنی دلیری و فداکاری سے اسکا دل جیتنے میں کامیاب ہوا۔
	13.	آزاد نے سچی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ سچی عظمت وہ ہوتی جو ہم اپنے ہی کارناموں اور محنت سے حاصل کرتے ہے۔ بلکہ دوسروں کے کارنامے سے نہیں۔ سچی عظمت وہی ہے جو ہم ذاتی اعمالوں سے پاتے ہے۔

परीक्षक द्वारा प्रदत्त अंक	प्रश्न संख्या	परीक्षार्थी उत्तर

جوابات

1. باغ و بہار کے مصنف میر امّن ہیں۔

2. مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو مسجد میں ٹھہرایا تھا

3.

4. چودھری عبدالغفور سرور کو غالب نے خط لکھا تھا۔

5. وحید الدین سلیم نے طالب علموں کو مخاطب کیا ہے۔

6. مومن ۱۸۰۰ء میں پیدا ہوئے۔

7. جگر مرادآبادی کا پورا نام علی سکندر سکندر ہے۔

8. قصیدہ "ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی"
بہادر شاہ ظفر کی مدح میں لکھا گیا ہے۔

BSEK-167/2020